فکر و نظر۔۔۔ اسلام آباد جلد: ۴۷ شمارہ: ۲

امام نسائی کی السنن الکبری اور المجتبی

ڈاکٹر سہیل حسن ☆

صحاح ستہ کے مولفین کرام میں سے امام نسائی(۱) وہ منفرد محدث ہیں جنہوں نے حدیث کی ایک کتاب السنن الکبریٰ کے نام سے تالیف کرنے کے بعد دوسری کتاب المجتبی کے نام سے تحریر کی، اور دونوں کتابوں میں اپنی منفرد حیثیت منواتے ہوئے احادیث جمع کیں، خاص طور پر امام نسائی کی تالیف میں علل حدیث کے موضوع پر ایک بیش بہا حصہ ملتا ہے، اور وہ ان احادیث کے طرق اور روایات کے ذریعے ان کی علتوں کی نشاندہی کرتے ہیں، اور بلاشبہ علل حدیث کو پہچاننے کا علم بہت ہی گہرا اور محنت طلب فن ہے، اور اس فن میں وہی شخص کامیاب ہو سکتا ہے جو کہ رجال کا گہرا علم رکھتا ہو اور اسانید پر مکمل عبور کا حامل ہو۔

گذشتہ کافی عرصہ تک امام نسائی کی السنن الکبریٰ کا کوئی وجود نہیں تھا اور محدثین کا انحصار صرف المجتبی یعنی سنن صغریٰ پر تھا، جو کہ سنن نسائی کے نام سے شہرت رکھتی ہے، جبکہ سنن کبریٰ محدثین کرام کے ہاں نمایاں مقام کی حامل ہے، حافظ المزی،(۲) حافظ المنذری(۳) اور نابلسی(۴) اپنی کتب میں جہاں سنن صغریٰ کی احادیث کا ذکر کرتے ہیں وہاں سنن کبریٰ کی احادیث ذکر کرنے کا التزام بھی کرتے ہیں۔

سن ۱۹۷۰ء میں ہندوستان کے ایک مشہور عالم اور محقق مولانا عبدالصمد شرف الدین جب اس کتاب کی تلاش میں ترکیا کے سفر کے دوران استنبول کے مکتبہ سلیمانیہ سے

☆ صدر شعبہ علوم القرآن والحدیث، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

گذرے تو اتفاق سے ان کی نظر اس نادر الوجود کتاب پر پڑی جبکہ خود اس مکتبہ کے ذمہ داران اس سے ناواقف تھے، انہوں نے وہاں سے اس کتاب کی مائکرو فلم حاصل کی اور طباعت کا آغاز کیا، لیکن وہ نامعلوم وجوہ کی بناء پر صرف ایک جلد (کتاب الطہارۃ) شائع کر کے رک گئے۔(۵)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ امام مزی کی مشہور کتاب تحفۃ الاشراف انہی کی کوششوں سے معرض وجود میں آئی اور یہ کتاب صحاح ستہ کی احادیث تک پہنچنے کے لیے بہترین انڈیکس ہے، اور مزید فائدہ یہ کہ مختلف روایات احادیث کی تصحیح اور توثیق بھی ہو جاتی ہے، مخطوطات کی غلطیاں معلوم ہو جاتی ہیں اور اس کتاب کی مدد سے ان کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔

سن ۱۹۸۸ء میں ڈاکٹر عبدالغفار سلیمان البنداری اور سیّد کسروی حسن نے سنن کبریٰ کو شائع کرنے کا منصوبہ بنایا، اور عالم اسلام کے علمی مراکز سے اس کے تمام قلمی نسخے حاصل کیے اور اس طرح ایک مکمل نسخہ پیش کرنے میں کامیاب ہوئے جو کہ بیروت سے ۱۹۹۱ء میں چھ جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔(۶)

سنن صغریٰ (مجتبی) کیا ابن السنی کا اختصار ہے یا امام نسائی کا عمل ہے؟

سنن صغریٰ کے بارے میں یہ اشکال اہل علم کے درمیان پایا جاتا ہے کہ کیا یہ امام نسائی کی تصنیف ہے یا ان کے شاگرد اور راوی ابن السنی کا انتخاب اور اختصار ہے، اس مسئلے میں اہل علم کے دو موقف نظر آتے ہیں، ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ سنن مجتبی ابن السنی کا انتخاب ہے اور انہوں نے سنن کبریٰ سے اسے مختصر کیا ہے، اس رائے کے قائلین میں سب سے نمایاں امام ذہبی (ت ۷۴۸ھ) ہیں۔(۷) اور انہی کی اتباع میں ابن ناصر الدین الدمشقی (ت ۸۴۲ھ)(۸) نے یہ موقف اختیار کیا ہے، اور اس رائے کی تائید میں امام ذہبی نے کوئی ٹھوس علمی دلیل نہیں پیش کی، بظاہر یہ ان کا وہم معلوم ہوتا ہے

جس سے کوئی بھی انسان مبرا نہیں ہے۔

دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ یہ خود امام نسائی کی کاوش ہے، انہوں نے سنن کبریٰ سے انتخاب اور اس میں اضافہ کر کے مرتب کیا ہے۔ اس رائے کی تائید میں دلائل ملتے ہیں۔

ابن خیر الاشبیلی (ت ۵۷۵ھ) ابو علی الغسانی کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

"کتاب الایمان اور کتاب الصلح سنن کبریٰ کا حصہ نہیں ہیں، بلکہ مجتبی کا حصہ ہیں، جو کہ ابو عبدالرحمٰن النسائی نے اپنی بڑی تصنیف سے مختصر کی تھی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت کے حکام میں سے ایک حاکم نے ان سے سوال کیا تھا کہ کیا سنن کی تمام احادیث صحیح ہیں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو اس حاکم نے یہ فرمائش کی آپ صرف صحیح احادیث کا مجموعہ مرتب کر دیں، تو یہ مجتبی ہے جس مین انہوں نے ہر وہ حدیث ترک کر دی ہے، جس کی علت کی نشان دہی انہوں نے کی تھی"۔[۹]

یہ نص بالکل واضح ہے کہ مجتبی امام نسائی کی تصنیف ہے، اور اس قول کے قائل ابو علی الغسانی کی علمیت اور ثقاہت کے معترف خود امام ذہبی ہیں۔[۱۰]

ان کے علاوہ ابن الاثیر،[۱۱] امام الزیلعی،[۱۲] حافظ ابن کثیر[۱۳] اورحافظ ابوالفضل العراقی اسی موقف کے حق میں ہیں، آخر الذکر نے امیر الرملہ کو سنن پیش کرنے کے واقعے کی تصدیق بھی کی ہے، جیسا کہ امام سیوطی نے اپنی کتاب تدریب الراوی میں نقل کیا ہے۔[۱۴]

اور اس کے علاوہ ایک اہم دلیل خود ابن السنی کا روایات میں یہ کہنا کہ انہوں نے مجتبی کئی مرتبہ اس کے مصنف کی زبانی سنی ہے۔[۱۵]

سنن کبریٰ اور مجتبیٰ میں اہم فروق

۱۔ ان دونوں کتابوں کا ایک اہم فرق اسلوب تصنیف کا ہے، سنن کبریٰ میں احادیث کو ابواب کے تحت براہ راست بیان کیا گیا ہے، جبکہ مجتبی میں اکثر ابواب کی ابتداء قرآن کریم کی آیات سے ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر کتاب الطہارۃ کی پہلی حدیث ذکر کرنے سے پیشتر فرماتے ہیں: "تأويل قوله عزوجل" (اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم الى المرافق)،[١٦] اس طرز عمل میں وہ امام بخاری کے متبع نظر آتے ہیں، اور اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ امام نسائی تمام ائمہ حدیث میں سب سے متأخر ہیں،[١٧] جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے سے پیشتر ائمہ سے استفادہ کیا اور اپنی تصنیف میں ان کے اسلوب کو استعمال کیا۔

۲۔ دونوں کتابوں کے تراجم ابواب میں واضح فرق نظر آتا ہے، سنن کبریٰ کے مقابلے میں مجتبی کے تراجم ابواب میں جدت اور جودت نظر آتی ہے، اور بعض دفعہ ایک عنوان کو کئی عناوین میں تقسیم کر دیتے ہیں خصوصاً جبکہ تفصیل اور وضاحت کی ضرورت ہو، اور اسی طرح ترتیب میں تقدیم اور تاخیر کی گئی ہے، جیسے کوئی شخص اپنے سابقہ عمل پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس کی اصلاح کر رہا ہو۔

ابواب کی تعداد کے لحاظ سے سنن کبریٰ میں تعداد مجتبی کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے اور اسی طرح احادیث کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، مثلاً کتاب الصیام کے ابواب کی تعداد (میری تحقیق کے مطابق) سنن کبریٰ میں ۲۱۵ ہے جبکہ مجتبی میں ان ابواب کی تعداد ۸۵ ہے یعنی ۱۳۰ باب زیادہ ہے۔

اور اس طرح اس کتاب میں احادیث کی تعداد سنن کبریٰ میں ۹۳۴ ہے جبکہ محتبی میں ۳۴۵ حدیثیں ہیں، اس مثال سے دونوں کتابوں کے حجم کا بآسانی اندازہ ہو سکتا ہے۔(مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ضمیمہ ۱)

۳۔ سنن کبریٰ میں امام نسائی نے ایک باب میں ہر طرح کی احادیث جمع کر دی ہیں تاکہ علل احادیث کی تحقیق میں آسانی ہو سکے، اور اس فن کے ماہر جانتے ہیں کہ جس حدیث کی جتنی مختلف اسانید ہوں گی اتنی ہی آسانی سے اس حدیث کی علت واضح ہو جائے گی اور اس پر حکم لگانے میں آسانی ہوگی۔

اسانید کی کثرت تعداد کے ساتھ ساتھ ان ابواب کے عناوین میں امام نسائی کا تفقہ بھی اجاگر ہوتا ہے اور وہ متعدد ابواب قائم کرتے ہوئے مختلف مسائل کی نشاندہی کرتے چلے جاتے ہیں۔

۴۔ سنن صغریٰ (مجتبی) کے تراجم ابواب میں اضافہ کیا گیا ہے جو کہ سنن کبریٰ میں نہیں پائے جاتے۔ مثلاً: دونوں کتابوں میں کتاب الطہارۃ کا تقابل کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنن کبریٰ میں ان ابواب کی تعداد ۱۸۴ ہے جبکہ مجتبی میں ان ابواب کی تعداد ۲۷۵ ہے، ان اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ امام نسائی نے اپنے فقہی استنباطات کی روشنی میں ابواب کی تعداد میں اضافہ کر دیا ہے۔

۵۔ سنن کبریٰ میں کئی ایسی کتب شامل ہیں جو کہ مجتبی میں نہیں ہیں مثلاً: کتاب السیر، کتاب المناقب، کتاب النعوت، کتاب الطب، کتاب الفرائض وغیرہ، جبکہ اس کے مقابلے میں مجتبی میں صرف دو کتب ایسی ہیں جو کہ سنن کبریٰ میں نہیں پائی جاتیں اور وہ ہیں، کتاب الایمان و شرائعہ اور کتاب الصلح (دیکھئے ضمیمہ نمبر۱)۔

۶۔ سنن کبریٰ میں کئی ایسی کتب شامل ہیں جو کہ امام نسائی کی مستقل تالیفات ہیں اور انھیں سنن میں شامل کر دیا گیا ہے، مثلاً: کتاب فضائل القرآن، امام زرکشی نے البرہان میں تذکرہ کیا ہے کہ یہ ایک مستقل کتاب ہے۔(۱۸) اوراسی طرح کتاب خصائص علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ مشہور روایت ہے کہ اسے انہوں نے مستقل کتاب کی شکل میں تصنیف کیا تھا اور غرض تصنیف یہ تھا کہ دمشق کے لوگوں کو وہ حب علیؓ پر راغب کرنا چاہتے تھے، ان کی یہ خواہش تو پوری نہ ہو سکی بلکہ اس کے برعکس یہ کتاب ان کی وفات کا سبب بنی اور دمشقیوں کے

ہاتھوں زخمی ہو کر چل بسے۔[۱۹] یہ کتاب سنن کبریٰ میں فضائل صحابہ کے ساتھ شامل کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں کتاب التفسیر[۲۰] اور کتاب عمل الیوم واللیلۃ[۲۱] وہ مستقل تصنیفات ہیں جو کہ سنن کبریٰ میں شامل کر لی گئی ہیں۔

۷۔ سنن صغریٰ (مجتبیٰ) میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ اسناد کی ابتداء "اخبرنا"[۲۲] سے کرتے ہیں اور بعض دفعہ اخبرنی کہتے ہیں، اور اس خصوصیت میں وہ تمام محدثین سے منفرد ہیں، جبکہ سنن کبریٰ میں بہت توسع سے کام لیتے ہیں، حتیٰ کہ بلاغات بھی استعمال کرتے ہیں، یعنی سند کی ابتداء " بلغنی" سے ہوتی ہے۔[۲۳]

۸۔ متابعات بیان کرنے کے بارے میں امام نسائی نے امام بخاری سے منفرد طریقہ اختیار کیا ہے، وہ امام بخاری کی طرح " تابعہ فلاں" کہہ کر صرف متعلقہ سند بیان نہیں کرتے بلکہ اس سند کے تمام متابعات الگ الگ مستقل سند کے طور پر بیان کرتے ہیں اور یہ خاصیت صرف امام نسائی کے ہاں ہی پائی جاتی ہے۔

۹۔ امام نسائی نے ہر مسئلہ کے دونوں پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے یہ طریقہ اپنایا ہے کہ وہ کسی مسئلے کے بارے میں احادیث ذکر کرنے کے بعد اگر اس بارے میں مخالف احادیث بھی پائی جاتی ہیں تو ان کا بھی ذکر کرتے ہیں، تاکہ دونوں پہلو واضح ہو جائیں۔

۱۰۔ جہاں تک دونوں کتابوں کے منہج تالیف اور رجال کا تعلق ہے تو وہ یکساں ہے، بعض راویان حدیث صرف سنن کبریٰ میں پائے جاتے ہیں اور مجتبیٰ میں ان کا ذکر نہیں ملتا اور اس کی وجہ سنن کبریٰ کی وسعت اور جامعیت ہے۔

سنن کبریٰ کی اطراف حدیث کو اپنی تالیفات میں شامل کرنے والے اہل علم

اطراف حدیث کا فن ایک اہم فن ہے جس کے ذریعے سے محدثین کرام نے کتب حدیث کی فہارس مرتب کر دی ہیں، اور مختلف انداز سے احادیث کی انڈکس تیار کیے

ہیں مثلاً : تحفة الاشراف للمزی۔ اس حوالے سے اہل علم نے جو علمی کام کیا ہے اس میں سے اہم کام یہ ہیں :

۱۔ ابوالفضل محمد بن خالد بن علی (ت ۵۰۷ھ) کی الاطراف ، ابن قاھر نے صحاح ستہ کی تمام احادیث کی اطراف جمع کیں اور انہوں نے ہی سب سے پہلے ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں شامل کیا ہے۔(۲۴)

۲۔ امام ابو القاسم ابن عساکر (ت ۵۷۱ھ) کی الاشراف علی الاطراف، جس میں انہوں نے سنن اربعہ کی احادیث کی اطراف اس کتاب میں مرتب کیں۔(۲۵) اس کتاب میں انہوں نے سنن کبریٰ کی اطراف ابن حیویہ کی روایت سے مرتب کیں۔(۲۶)

۳۔ حافظ ابوالحجاج جمال الدین یوسف المزی (ت ۷۴۲ھ) کی مشہور کتاب تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف جس میں انہوں نے ابن عساکر کی کتاب شامل کرتے ہوئے صحاح ستہ اور ان کے مولفین کی دیگر کتب کی تمام احادیث کو مسانید صحابہ کے حوالے سے جمع کیا ہے، اس میں وہ سنن نسائی (مجتبی) کی احادیث کا ذکر کرنے کے بعد سنن کبریٰ میں موجود احادیث کا تذکرہ بھی کرتے ہیں اور اس میں انہوں نے ابن الاحمر کی روایت کو بنیاد بنایا ہے۔(۲۷) حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب النکت الظراف میں سنن کبریٰ کی ان احادیث کا تذکرہ کیا ہے جو کہ امام مزی سے چھوٹ گئی تھیں، اور یہ کتاب تحفۃ الاشراف کے حاشیہ پر طبع کی گئی ہے۔ تحفۃ الاشراف مولانا عبدالصمد شرف الدین کی تحقیق سے چودہ جلدوں میں ۱۹۶۶ء میں بمبئی سے شائع ہو چکی ہے۔

۴۔ حافظ شمس الدین ابوالمحاسن محمد بن علی بن الحسن بن حمزۃ الدمشقی (ت ۷۶۵ھ) کی الکشاف فی معرفۃ الاطراف۔(۲۸)

۵۔ ابو العباس احمد بن ثابت بن محمد الطرقی کی اطراف الکتب الخمسہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابو داؤد، سنن الترمذی اور سنن النسائی)۔(۲۹)

۶۔ اور اس سلسلے کی آخری کتاب" ذخائر المواریث فی الدلالة علی مواضع الحدیث"، اور اس کے مصنف علامہ عبدالغنی النابلسی (ت ۱۱۴۳ھ) ہیں، جنہوں نے سنن کبریٰ کے بجائے مجتبیٰ کی احادیث شامل کی ہیں، جیسا کہ وہ اپنے مقدمہ میں ذکر کرتے ہیں۔(۳۰) لیکن عملاً ایسا نہیں معلوم ہوتا اس لیے کہ کئی احادیث ایسی ملتی ہیں جو کہ ان کے کہنے کے مطابق وہ سنن النسائی کی ہیں جبکہ وہ اس میں نہیں پائی جاتیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ احادیث غالباً سنن کبریٰ میں سے ہیں۔ یہ کتاب بھی دو جلدوں میں مطبوعہ موجود ہے۔

سنن کبریٰ اور مجتبیٰ کے راویان کرام

امام نسائی کے شاگردوں میں سے ایک بڑی تعداد نے ان کی کتابوں کی روایت کی ہے، لیکن ان میں سے دس حضرات کا تذکرہ حافظ ابن حجر نے کیا ہے۔(۳۱)

اور وہ حضرات یہ ہیں:

۱۔ امام نسائی کے صاحبزادے ابو موسیٰ عبدالکریم بن احمد بن شعیب النسائی، ۳۴۴ھ میں انتقال ہوا۔(۳۲)

۲۔ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم الدینوری، ابن السنی کے لقب سے مشہور ہیں، ۳۶۴ھ میں وفات پائی، علوم حدیث کی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔(۳۳)

۳۔ ابو علی الحسن بن الخضر السیوطی، ۳۶۱ھ میں انتقال ہوا۔(۳۴)

۴۔ ابو محمد الحسن بن رشیق العسکری، ۳۷۰ھ میں وفات پائی۔(۳۵)

۵۔ ابوالقاسم حمزہ بن محمد بن علی الکنانی، ۳۵۷ھ میں وفات پائی۔(۳۶)

سنن کبریٰ کی ان کی روایت میں کتاب الحیل وکتاب الطب نہیں پائی جاتی۔(۳۷)

۶۔ ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا بن حیوۃ النیسابوری، ۳۶۶ھ میں رحلت فرمائی۔(۳۸)

۷۔ اندلسی محدث محمد بن معاویۃ بن عبدالرحمٰن القرطبی، ابن الاحمر کے لقب سے مشہور ہوئے، انہی کی کوششوں سے سنن النسائی نے اندلس میں رواج پایا، ۳۵۸ھ میں ان کا انتقال ہوا،(۳۹) ان کی روایت میں مندرجہ ذیل کتب موجود نہیں ہیں:

الخصائص ، الاستعاذۃ، مناقب الصحابہ کے صرف چار اجزاء، الصوت، التعبیر، البیعۃ اور ثواب القرآن کا ایک ایک جزء، اور کتاب التفسیر کے پانچ اجزاء۔

۸۔ محمد بن قاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بن سیّار القرطبی، ۳۲۷ھ میں وفات پائی۔(۴۰)

۹۔ ابوبکر احمد بن اسماعیل بن المہندس، ۳۸۵ھ میں وفات پائی۔(۴۱)

۱۰۔ ابوالحسن علی بن ابی جعفر الطحاوی، ۳۵۱ھ میں وفات پائی۔(۴۲)

ان کے علاوہ محدثین کرام کی ایک بڑی تعداد ہے، جنہوں نے حدیث کی اس اہم کتاب کو عالم اسلام کے اطراف و اکناف میں پہنچایا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور اپنے دین کی حفاظت کے صلے میں بہترین بدلہ دے۔

نوٹ: سنن کبریٰ اور مجتبیٰ کے ابواب اور احادیث کے تقابلی مطالعہ کے لیے اعداد و شمار پر مشتمل ایک ضمیمہ تیار کیا گیا ہے جو اس مضمون کے ساتھ شامل ہے:

ضمیمہ نمبر۱: سنن کبریٰ اور صغریٰ کے ابواب اور احادیث کے اعداد و شمار

نمبر شمار	نام کتاب	السنن الکبریٰ		السنن الصغریٰ (مجتبیٰ)		ملاحظات
		ابواب	احادیث	ابواب	احادیث	
۱	الطہارۃ	۱۸۴	۳۱۲	۲۷۵	۴۴۶	
۲	الصلاۃ	۸۵۵	۱۶۳۱	۷۵۴	۱۳۷۱	
۳	الجنائز	۱۱۹	۲۷۱	۱۲۱	۲۷۲	
۴	الزکاۃ	۱۰۲	۱۸۵	۱۰۰	۱۸۴	
۵	الصیام	۲۱۵	۹۳۴	۸۵	۳۴۵	

۶	الاعتکاف	۲۶	۹۴			صرف سنن کبریٰ میں ہے۔
۷	المحاربة (تحريم الدم)	۲۹	۱۷۰	۲۹	۱۶۸	
۸	المناسک	۳۱۴	۶۹۴	۲۳۱	۴۶۷	
۹	الجهاد	۴۴	۱۰۹	۴۸	۱۱۱	
۱۰	الخيل	۱۷	۳۴	۱۷	۳۳	
۱۱	قسم الخمس	۳	۱۶	۳	۱۶	مجتبی میں قسم الفئی کے نام سے ہے۔
۱۲	الضحايا	۴۵	۸۷	۴۴	۸۸	
۱۳	العقيقة	۶	۱۰	۵	۱۰	
۱۴	الفرع و العتيرة	۱۲	۴۱	۱۱	۴۱	
۱۵	المزارعة	۵	۱۱۳	۱۱	۸۰	مجتبی میں کتاب الایمان والنذور کے ضمن میں ہے
۱۶	لأيمان والنذور	۱۸	۷۲	۴۳	۱۷۹	اس تعداد میں مزارعت کی حدیث شامل ہیں۔
۱۷	الصيد والذبائح	۴۰	۱۰۰	۳۸	۹۹	
۱۸	العتق	۳۱	۱۷۵			صرف سنن کبریٰ میں ہے۔
۱۹	الاشربة	۶۱	۲۵۶	۵۶	۲۱۵	
۲۰	النكاح	۹۳	۲۷۸	۸۴	۱۹۳	
۲۱	الطلاق	۷۶	۱۷۴	۷۶	۱۷۴	
۲۲	الركاز	۱	۷			صرف سنن کبریٰ میں ہے
۲۳	احياء الموات	۴	۲۰			ایضاً
۲۴	العارية	۲	۱۴			ایضاً
۲۵	الضوال	۱	۱۵			ایضاً

٢٦	اللقطة	٦	٢٥			صرف سنن کبریٰ میں ہے
٢٧	العلم	٤٤	٧٩			ایضاً
٢٨	القضاء	٦٣	١٢٤	٣٦	٤٩	مجتبیٰ میں آداب القضاة کے نام سے ہے۔
٢٩	البیوع	١١١	٢٦٥	١٠٧	٢٥٩	
٣٠	الفرائض	٣٧	١١٦			صرف سنن کبریٰ میں ہے
٣١	الاحباس	٤	١٧	٤	١٧	
٣٢	الوصایا	١٢	٦١	١٢	٦١	
٣٣	النحل	٣	١٦	٢	١٦	
٣٤	الهبة	٤	٢٢	٤	١٨	
٣٥	الرقبی	٢	٩	٢	١٤	
٣٦	العمری	٥	٥٠	٥	٤٨	
٣٧	الولیمة	١٦٠	٣١٤			صرف سنن کبریٰ میں ہے
٣٨	القسامة	٤٦	١٦٨	٤٣	١٦٥	
٣٩	الوفاة	١٩	٤٧			صرف سنن کبریٰ میں ہے
٤٠	الرجم	٥٤	٢٣٠			صرف سنن کبریٰ میں ، باب تعزیرات و شہود اس میں شامل ہے۔
٤١	السرقة	٣٠	١٢٤	١٥	١١٥	مجتبیٰ میں قطع السارق کے نام سے ہے۔
٤٢	الایمان و شرائعه			٢٣	٥٥	صرف سنن صغریٰ میں ہے
٤٣	الطب	٧٤	١٤٣			صرف سنن کبریٰ میں ہے
٤٤	التعبیر	٢٣	٣٨			ایضاً

۴۵	النعوت	۵۲	۱۱۱			صرف سنن کبریٰ میں ہے
۴۶	البیعۃ	۴۳	۶۷	۳۹	۶۳	
۴۷	الاستعاذۃ	۶۷	۱۳۹	۶۵	۱۱۲	
۴۸	فضائل القرآن	۶۲	۱۲۵			صرف سنن کبریٰ میں ہے
۴۹	المناقب	۸۲	۲۸۹			ایضاً
۵۰	خصائص علی	۶۳	۱۸۹			ایضاً
۵۱	السیر	۱۸۸	۳۰۷			ایضاً
۵۲	عشرۃ النساء	۱۱۷	۳۹۹	۴	۲۷	
۵۳	الزینۃ	۱۱۹	۵۴۳	۱۲۱	۳۳۹	
۵۴	عمل الیوم واللیلۃ	۲۷۱	۱۱۵۲			مستقل مطبوعہ نسخے میں احادیث کی تعداد (۱۱۴۱) ہے، صرف سنن کبریٰ میں ہے
۵۵	التفسیر	۴۱۸	۷۳۵			صرف سنن کبریٰ میں ہے

سنن کبریٰ کی احادیث کی کل تعداد : ۱۳۱۰۲

سنن صغریٰ کی احادیث کی کل تعداد : ۵۷۶۹

دونوں کا فرق : ۷۳۳۳

ضمیمہ نمبر ۲۔

وہ کتب جن کا امام مزی نے تحفۃ الاشراف میں ذکر کیا ہے لیکن وہ مطبوعہ نسخے میں موجود نہیں ہیں، ممکن ہے کہ روایات کے فرق کی بناء پر یہ کتب مطبوعہ نسخے میں سے رہ گئی ہوں۔

۱۔ کتاب البہم
۲۔ کتاب الرقائق
۳۔ کتاب الرویا
۴۔ کتاب الشروط
۵۔ کتاب الملائکہ
۶۔ کتاب المواعظ
۷۔ کتاب الصلح

حواشی

۱۔ مفصل سوانح حیات کے لیے دیکھیے: فکر و نظر شمار/۳، جلد/۳۱، جنوری۔ مارچ۱۹۹۴ء، امام نسائی: شخصیت اور خدمات: تاج الدین الازہری۔
۲۔ المزی، تحفۃ الاشراف: مقدمہ ۱/۱۸، دارالکتب العلمیہ بیروت۔
۳۔ مختصر سنن ابو داؤد ۱/۱۳، تحقیق احمد شاکر و محمد حامد الفقی، مطبعۃ نصار السنۃ الحمدیہ، القاہرۃ۔ ۱۹۴۸ء۔
۴۔ ذخائر المواریث: ۱/۳۔۴، جمعیت النشر والتالیف، الازہریہ، القاہرۃ۔ ۱۹۳۴ء
۵۔ النسائی: السنن الکبریٰ۔ ۱/۶۱۔ الدار القیمۃ۔ بمبئی۔ ہند ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۲ء
۶۔ النسائی: السنن الکبریٰ۔ ۱/۱۳۔ دارالکتب العلمیہ۔ بیروت لبنان۔ ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
۷۔ الذہبی: تاریخ الاسلام۔۲۸/۳۱۹۔ تحقیق ڈاکٹر عمر عبدالسلام تدمری۔ دارالکتاب العربی۔ بیروت ۱۹۸۹ء
۸۔ ابن العماد: شذرات الذہب ۳/۴۸۔ مکتبۃ القدسی۔ القاہرۃ۔ ۱۳۵۱ھ
۹۔ ابن خیر: الفہرست ص ۱۱۶۔۱۱۷ منقول از عمل الیوم واللیلۃ لنسائی تحقیق، فاروق حمادہ، موسسۃ الرسالۃ۔ بیروت، ۱۹۸۷ء
۱۰۔ الذہبی: تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۲۳۳۔ دائرۃ المعارف العثمانیۃ۔ حیدر آباد دکن۔ ہند۔ ۱۹۵۸ء
۱۱۔ ابن الاثیر: جامع لأصول، ۱/۱۲۱۔ مطبعۃ السنۃ الحمدیۃ۔ القاہرۃ۔ ۱۹۴۹ء

۱۲۔ الزیلعی : نصب الرایۃ، ۱/۸۔ المجلس العلمی۔ دابھیل۔ ھند۔ ۱۹۳۸ء۔

۱۳۔ ابن کثیر : البدایۃ والنھایۃ۔ ۱۱/۱۲۳۔ مطبعۃ السعادۃ والمطبعۃ السلفیۃ۔ القاھرۃ۔ ۱۹۳۲ء

۱۴۔ السیوطی : تدریب الراوی۔ ۱/۱۰۲۔ تحقیق عبدالوہاب عبداللطیف، داراحیاء السنۃ النبویۃ۔ بیروت۔ ۱۹۷۹ء۔

۱۵۔ سنن النسائی (مجتبی) کتاب الصید والذبائح ۷/۲۰۳، حدیث نمبر ۴۲۷۴۔ یہاں ابن السنی کا یہ قول ملتا ہے : "أخبرنا الامام ابو عبدالرحمٰن النسائی بمصر قراءۃ علیہ وأنا أسمع"۔

۱۶۔ المائدۃ/۶

۱۷۔ امام نسائی کی تاریخ وفات ۳۰۳ھ جبکہ باقی ائمہ کا انتقال ۲۵۶ھ اور ۲۷۹ھ کے درمیان ہوا ہے۔

۱۸۔ الزرکشی : البرھان فی علوم القرآن ۱/۳۳۲۔ تحقیق محمد ابوالفضل ابراہیم۔ داراحیاء الکتب العربیۃ۔ القاھرۃ۔ ۱۹۵۷ء

۱۹۔ ابن کثیر : البدایۃ والنھایۃ۔ ۱۱/۱۲۴۔ کتاب خصائص علیؓ برادرم أحمد میرین بلوچی مرحوم کی تحقیق سے کویت میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۰۔ تفسیر النسائی کے نام سے صبری عبدالخالق الشافعی اور سیّد بن عباس الجلیمی کی تحقیق سے بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۱۔ ڈاکٹر فاروق حمادۃ کی تحقیق سے موسسۃ الرسالۃ بیروت نے شائع کی ہے۔

۲۲۔ "أخبرنا" حدیث کی روایت کرنے کے مختلف صیغوں میں سے سب سے اعلیٰ صیغہ ہے، جس میں طالب علم اپنے استاد کی زبان یا کتاب سے حدیث روایت کرتا ہے۔ دیکھئے مقدمۃ ابن الصلاح، تحقیق ڈاکٹر عائشہ عبدالرحمٰن۔ ص ۳۲۱۔ دارالمعارف۔ قاھرۃ۔

۲۳۔ بلاغات : یہ حدیث بیان کرنے کا وہ طریقہ ہے جس میں صاحب کتاب سند کے بجائے سننے والے راوی کی زبانی حدیث "بلغنی یا بلغنا" کے صیغے سے بیان کرتا ہے، امام مالک نے کثرت سے یہ طریقہ استعمال کیا ہے۔

۲۴۔ ابن حجر : لسان المیزان ۵/۲۰۷۔ دائرۃ المعارف النظامیہ۔ حیدر آباد، دکن۔ ھند ۱۳۳۱ھ۔ الذھبی: میزان الاعتدال ۳/۵۸۷۔ تحقیق علی محمد البجاوی۔ داراحیاء الکتب العربیۃ۔ القاھرۃ۔ ۱۹۶۳ء۔

۲۵۔ مختصر سنن ابو داؤد للمنذری ۸/۱۳۲۔ تحقیق محمد حامد الفقی۔ مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ۔ القاھرۃ۔ ۱۹۵۰ء

۲۶۔ ابن حجر: تہذیب التہذیب ۱/۱۸۹۔ المکتبۃ الاثریہ۔ لاہور۔ مصور نسخہ از دائرۃ المعارف حیدر آباد۔ ہند

۲۷۔ النسائی: السنن الکبریٰ، مقدمہ از عبدالصمد شرف الدین ۱/۱۸

۲۸۔ النسائی: عمل الیوم واللیلۃ۔ تحقیق ڈاکٹر فاروق حمادہ۔ مقدمہ ص ۸۲۔

۲۹۔ الکتانی: الرسالۃ المستطرفۃ، ص ۱۲۵۔۱۲۶۔ دارالکتب العلمیۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ ۱۴۰۰ھ

۳۰۔ النابلسی: ذخائر المواریث ۱/۱۴

۳۱۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب: ۱/۳۷

۳۲۔ تفسیر النسائی: مقدمہ ۱/۴۴۔ موسسۃ الکتب الثقافیۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ ۱۹۹۰ء

۳۳۔ الذہبی: تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۴۰، ابن العماد: شذرات الذہب ۳/۴۷

۳۴۔ الذہبی: تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۸۹، ابن العماد: شذرات الذہب ۳/۳۹

۳۵۔ الذہبی: تذکرۃ الحفاظ ۲/۹۵۹، ابن العماد: شذرات الذہب ۳/۷۱

۳۶۔ الذہبی: تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۳۲، ابن العماد: شذرات الذہب ۳/۲۳

۳۷۔ ابن خیر الأشبیلی: الفہرست، ص ۱۱۷

۳۸۔ ابن العماد: شذرات الذہب ۳/۵۷

۳۹۔ ابن العماد: شذرات الذہب ۳/۲۷، الحمیدی: جذوۃ المقتبس، ص ۸۲

۴۰۔ تذکرۃ الحفاظ: ۳/۸۴۴، ابن العماد: شذرات الذہب ۲/۳۰۹

۴۱۔ الذہبی: سیر أعلام النبلاء ۱۶/۴۶۲۔ موسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ ۱۹۸۸ء۔ ابن العماد: شذرات الذہب ۳/۱۱۳

۴۲۔ مقدمۃ تفسیر النسائی ۱/۴۵۔